غیر مسلم طلبہ و طالبات کے لیے اخلاقیات کی لازمی تعلیم

گزشتہ سال کے وسط میں ملائشیا کے نائب وزیرِ تعلیم نے اعلان کیا تھا کہ سالِ رواں یعنی ۱۹۹۳ء سے ثانوی مدارس کے غیر مسلم طلبہ و طالبات "اخلاقی تعلیم" بطورِ لازمی مضمون پڑھیں گے۔ حکومتی پالیسی کی رُو سے "اخلاقی تعلیم" کا مضمون کسی خاص مذہب کی اقدار پر مبنی نہ ہوگا البتہ تمام تعلیمی درجوں کے مسلمان طلبہ اسلامی اخلاقی اقدار کے مطابق یہ مضمون پڑھیں گے۔ وہ طلبہ جنہیں ۱۹۹۳ء میں ثانوی تعلیم کے پانچویں سال کا امتحان دینا ہے، اس فیصلے سے متاثر ہو رہے ہیں۔

نائب وزیرِ تعلیم جناب فانگ چان انّ نے بتایا کہ "اخلاقی تعلیم" کو لازمی قرار دینے کا اقدام جدید مربوط ثانوی تعلیمی نصاب کے مطابق ہے جو ۱۹۸۹ء میں فارم ـ ۱ (Form One) میں متعارف کرایا گیا تھا۔ فارم ـ ۱ کا طالب علم چھ سال کی ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ثانوی درجے کی تعلیم کے سالِ اوّل میں ہوتا ہے۔ مسلمان طلبہ و طالبات ایک مضمون کے طور پر اسلامیات پڑھتے ہیں جب کہ غیر مسلم طلبہ و طالبات ملائشیا کے کسی دوسرے بڑے مذہب یعنی بدھ مت، مسیحیت، ہندومت یا سکھ مذہب کا مطالعہ کرنے کے بجائے "اخلاقی تعلیم" کی جماعتوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ "اخلاقی تعلیم" مذہبی اقدار اور اصولوں سے الگ نہیں کی جا سکتی۔

"سکھ مذہب، ہندومت، مسیحیت اور بدھ مت کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" نے گزشتہ سال اپنی یادداشت میں بھی، جو نائب وزیرِ اعظم جناب غفار بابا کو پیش کی گئی تھی، اس مسئلے کی طرف اشارہ کیا تھا۔ "ملائشیائی مشاورتی کونسل" کے صدر جناب اے۔ ویتھ لنگم نے مذہب پر مبنی اخلاقی تعلیم کے مسئلے پر جناب غفار بابا سے تبادلۂ خیال کیا تھا جب مؤخر الذکر نے ۱۸ جولائی ۱۹۹۲ء کو کونسل کے ایک عشائیے میں شرکت کی تھی۔

نائب وزیرِ تعلیم جناب فانگ، نے بتایا ہے کہ "اخلاقی تعلیم" کے متعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ و طالبات ایسے بااصول افراد بن سکیں جو مضبوط اخلاقی اقدار کے مالک ہوں تاہم انہوں نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ ایسی اخلاقی تعلیم جو مذہبی اقدار پر مبنی نہیں، کتنی مؤثر ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا پس منظر میں ملائشیا کے اکثر چرچ اسکول متاثر ہوں گے کیونکہ ان میں سے اکثر حکومت سے مالی امداد حاصل کرتے ہیں اور وزارتِ تعلیم کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ [انہیں مسیحیت پر مبنی "اخلاقی تعلیم" دینے کا حق نہ ہوگا۔] البتہ ملک کے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ضابطے کی پابندی کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ (رپورٹ کیتھولک نیوز بحوالہ "فوکس" ـ لیسٹر)